

چینے وار

اردو

پیس نمبر 05

ACCORDING TO THE NEW PAPER PATTERN OF ALL BOARDS

رول نمبر (ہندسوں میں) _____ رول نمبر (لفظوں میں) _____ دستخط نام امتحان: _____
سبق 10: نام دیو مالی _____ معروضی طرز _____ وقت: 20 منٹ
نظم: جیوے جیوے پاکستان غزل: سر میں سودا بھی نہیں، دل میں تمنا بھی نہیں کل نمبر: 15

	A	B	C	D	Write correct option
1	(A)	(B)	(C)	(D)	
2	(A)	(B)	(C)	(D)	
3	(A)	(B)	(C)	(D)	
4	(A)	(B)	(C)	(D)	
5	(A)	(B)	(C)	(D)	

	A	B	C	D	Write correct option
6	(A)	(B)	(C)	(D)	
7	(A)	(B)	(C)	(D)	
8	(A)	(B)	(C)	(D)	
9	(A)	(B)	(C)	(D)	
10	(A)	(B)	(C)	(D)	

	A	B	C	D	Write correct option
11	(A)	(B)	(C)	(D)	
12	(A)	(B)	(C)	(D)	
13	(A)	(B)	(C)	(D)	
14	(A)	(B)	(C)	(D)	
15	(A)	(B)	(C)	(D)	

نوٹ: ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات A، B، C اور D دیے گئے ہیں۔ جوابی کاپی پر ہر سوال کے سامنے دیے گئے دائروں میں سے درست جواب کے مطابق متعلقہ دائرہ کو مار کر یا پین سے بھر دیجیے۔ ایک سے زیادہ دائروں کو بھر کر یا کاٹ کر بھرنے کی صورت میں مذکورہ جواب غلط تصور ہوگا۔

سوال نمبر 1: 15

(SGD. GII, 2016)

(B) ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں
(D) اشرف صبوحی

1- سبق نام دیو مالی کے مصنف ہیں:

(A) شفیع عقیل
(C) مولوی عبدالحق

(LHR. GII, GRW. GI, DGK. GI, 2016)

(B) میراٹی
(D) جولاہا

2- نام دیو مالی ذات کا تھا:

(A) جاٹ
(C) ڈھیز

(BWP. GII, 2014)

(B) ڈاکٹر سراج الدین
(D) نواب سراج یار

3- باغ کی گمرانی کس کے سپرد تھی؟

(A) مولوی عبدالحق
(C) عبدالرحیم خان

(SWL. GI, 2015)

(B) دو
(D) کوئی اولاد نہ تھی

4- نام دیو مالی کے بچے تھے:

(A) صرف ایک
(C) تین

(BWP. GI, 2015)

(B) بہت نفع بخش
(D) سرمایہ

5- نام دیو مالی اپنے پودوں کو سمجھتا تھا:

(A) بہت قیمتی
(C) اپنی اولاد

چیسٹر وائزینبر (2014ء - 2015ء - 2016ء)

رول نمبر (بوسوں میں) _____ رول نمبر (الفاظ میں) _____ دھماہم امتحان: _____

سہل: 10: نام پر مالی _____ انشائی طرز _____ کل وقت: 2 گھنٹے 10 منٹ

نظم: جو ہے پاکستان غزل: سر میں سوا بھی نہیں دل میں تھا بھی نہیں (حصہ اول) _____ کل نمبر: 60

سوال نمبر: 2: درج ذیل نظم غزل کے اشعار کی تخریج کیجیے۔ (تین اشعار حصہ اول سے اور دو اشعار حصہ غزل سے):

10 _____ (حصہ اول)

(i) جمیل گئے دکھ بجھنے والے، اب ہے کام ہمارا _____ ایک رہیں گے، ایک رہے گا، ایک ہے نام ہمارا

(FBD, GI, SWL, GII, BWP, GII, 2014) (SWL, GI, DGK, GI, BWP, GII, 2016)

(ii) سب منت کش گئے لے اور ابھرا اک پیغام _____ اس پیغام کو سمجھو یہ ہے قدرت کا انعام

(RWP, GI, 2014) (MLN, GI, BWP, GII, 2015) (SWL, GII, 2016)

(iii) چھڑے ہوؤں کو کھرے ہوؤں کو اک مرکز پر لایا _____ کتنے ستاروں کے ٹھہرتے میں سورج بن کر آیا

(MLN, GII, SGD, GII, 2014)

(iv) من بچھی جب جگہ ہلائے کیا کیا سر نکھرائے _____ سننے والے سنیں تو ان میں ایک ہی دھن لہرائے

(FBD, GI, 2014) (LHR, GII, 2015)

(حصہ غزل)

(v) _____ اور ہم بھول گئے ہوں تجھے، ایسا بھی نہیں

(FBD, GI, RWP, GI, 2014) (MLN, GII, SGD, GI, BWP, GII, 2015) (LHR, GII, FBD, GI, SGD, GI, 2016)

(vi) _____ آج ہی غلطی پیار چھپا بھی نہیں

(RWP, GII, 2014) (SGD, GII, DGK, GI & GII, 2015) (GRW, GII, SWL, GI, BWP, GI, 2016)

(vii) _____ بات یہ ہے کہ سکون دل وحشی کا مقام _____ کچھ انداز میں نہیں دھستھرا بھی نہیں

(LHR, GI, BWP, GII, 2014) (LHR, GII, GRW, GI, BWP, GI, 2015) (SGD, GII, BWP, GI, 2016)

(حصہ دوم)

سوال نمبر: 3: درج ذیل ستر پاروں کی تخریج کیجیے۔ ستر کا عنوان، مصنف کا نام اور خطبہ الفاظ کے معانی بھی لکھیے: 5 + 5

(a) _____ وہ بہت سادہ مزاج، بھولا بھالا اور منکسر المزاج تھا۔ اس کے چہرے پر ہر وقت اور لہجوں پر سرکراہٹ کھلتی رہتی تھی چھوٹے بڑے ہر ایک سے

جھک کر متاثر ہوا تھا اور خواہ مخواہ بھی کم تھی۔ اس پر بھی اپنے عزیز بھائیوں کی بساط سے بڑھ کر مدد کرتا رہتا تھا کام سے عشق تھا اور آخر کام کرتے

کرتے ہی اس دنیا سے رخصت ہو گیا۔ _____ (DGK, GII, 2014) (SGD, GI, 2015) (SGD, GI, DGK, GII, BWP, GII, 2016)

(ب) _____ باغوں میں رہتے رہتے اُسے جڑی بوٹیوں کی بھی شناخت ہو گئی تھی۔ خاص کر بچوں کے علاج میں اُسے بڑی مہارت تھی۔ دُور دُور سے لوگ

اس کے پاس بچوں کے علاج کے لیے آتے تھے وہ اپنے باغ ہی میں سے جڑی بوٹیاں لاکر بڑی شفقت اور غور سے ان کا علاج کرتا۔ کبھی کبھی

دوسرے گاؤں والے بھی اُسے علاج کے لیے بلا لے جاتے۔ بلا تامل چلا جاتا تھا علاج کرتا اور کبھی کسی سے کچھ نہیں لیتا تھا۔ _____ (MLN, GI, 2016)

سوال نمبر: 4: درج ذیل میں سے کوئی سے پانچ سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: 10

(i) _____ نام دیونے پانی کی قلت کے زمانے میں جن کو کیسے شاداب رکھا؟

(LHR, GI, MLN, GII, BWP, GI, 2014) (SWL, GI, 2015) (BWP, GII, 2016)

(LHR, GII, GRW, GI, 2014) (RWP, GII, 2015) (RWP, GII, 2016)

(B) صنعت کار

(D) 22

(SWL, GI, 2015) (DGK, GII, 2016)

(B) چاند

(D) روشن ستارہ

(GRW, GII, 2014)

(B) جوش ملیح آبادی

(D) احسان دانش

(RWP, GII, 2016)

(B) جبر

(D) رقیق

(GRW, GI, 2014) (RWP, GI, 2016)

(B) ایک مال سے

(D) ایک عرصے

(SGD, GII, 2015) (BWP, GII, 2016)

(B) خطاب

(D) عرف

(BWP, GI, 2015) (SGD, GII, 2016)

(B) اہم صوت

(D) اہم ظرف مکاں

(SWL, GII, 2014) (MLN, GI, 2016)

(B) اہم جادہ

(D) اہم صوت

(FBD, GI, 2016)

(B) مرکب تابع مہمل

(D) مرکب عددی

(LHR, GI, FBD, GI, 2016)

(B) غُطرُ

(D) عِطرُ

6- جوش ملیح آبادی نے۔۔۔ کار کا کاغذ کیا ہے۔

(A) مزور

(C) کاغذ کار

7- پاکستان ستاروں کے گھر میں ہے:

(A) سورج

(C) مرکزہ

8- "جو ہے غم ہے پاکستان" کا تخلیق کار ہے:

(A) جمیل الدین مآلی

(C) حفیظ جالندھری

9- ایک معزز معبود مگر انے میں پیدا ہوئے:

(A) جوش

(C) شاعر

10- شاعر کو محبوب کی یاد سے نہیں مانی؟

(A) ایک اداس

(C) ایک مدت سے

11- "مخمس الصلحا" گرامر کی رو سے ہے:

(A) لقب

(C) کنیت

12- "چھری" گرامر کی رو سے ہے:

(A) اہم مکمل

(C) اہم آلہ

13- "چٹان" گرامر کی رو سے ہے:

(A) اہم مصدر

(C) اہم معرفہ

14- دو چیزیں گرامر کی رو سے ہیں:

(A) مرکب تابع موضوع

(C) مرکب توضیحی

15- "عطر" کا درست تلفظ ہے:

(A) غُطرُ

(C) عِطرُ

- (ii) نام دیو مانی نے انعام لینے سے کیوں انکار کیا؟
(MLN. GI, SWL. GII, SGD. GII, BWP. GII, 2014) (GRW. GI, SWL. GII, BWP. GII, 2015) (GRW. GI, 2016)
- (iii) لوگ بچوں کے علاج کے لیے نام دیو کے پاس کیوں آتے تھے؟
(SGD. GI, 2014) (SGD. GII, 2015)
- (iv) نام دیو کی موت کا سبب کیا تھا؟
(GRW. GII, 2014) (LHR. GII, FBD. GI, DGK. GII, 2015) (SGD. GI, DGK. GII, BWP. GI, 2016)
- (v) نام دیو مانی کے اوصاف میں سب سے نمایاں وصف کیا ہے؟
(MLN. GI, 2015)
- (vi) نظم ”جیوے جیوے پاکستان“ کا شاعر کون ہے اور یہ نظم ان کی کس کتاب سے لی گئی ہے؟
- (vii) نظم ”جیوے جیوے پاکستان“ میں شاعر نے وطن پاکستان کو کس چیز سے تشبیہ دی ہے؟
- (viii) دیوانہ عشق کیوں ہنگامے نہیں اٹھاتے ہیں؟
- سوال نمبر 5: کسی ایک سبق کا خلاصہ لکھیے۔

5

- (i) نام دیو مانی
(SGD. GI, RWP. GII, DGK. GI, 2014)
(LHR. GI & GII, GRW. GI, MLN. GII, RWP. GII, BWP. GI, 2015) (FBD. GI, MLN. GII, SWL. GII, SGD. GII, BWP. GI, 2016)
- (ii) طبع
(SGD. GI, DGK. GI, 2014) (FBD. GII, MLN. GI, SWL. GII, SGD. GII, RWP. GI, 2015)
(SGD. GI, DGK. GII, BWP. GII, 2016)

15

- سوال نمبر 6: درج ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر مضمون لکھیے۔
- (i) تعلیم نسواں
(LHR. GI, RWP. GII, 2014) (LHR. GII, MLN. GI, RWP. GII, DGK. GII, BWP. GII, 2015)
(SWL. GII, SGD. GII, 2016)
- (ii) یوم آزادی
(MLN. GII, BWP. GII, 2014) (SGD. GII, DGK. GI, SWL. GII, 2015) (FBD. GI, MLN. GI, 2016)
- (iii) معین
(FBD. GI & GII, 2014) (LHR. GI, SWL. GI, RWP. GI, 2015)

10

- سوال نمبر 7: درج ذیل عبارت کو غور سے پڑھیے اور آخر میں دیے گئے سوالات کے جوابات تحریر کیجیے۔
- انتخاب کتب ایک اہم مسئلہ ہے۔ اس کے لیے اس طرح کی احتیاط اور غور و فکر کی ضرورت ہے جس طرح کہ دوستوں کے انتخاب کے لیے۔ جس طرح ایک اچھے اور نیک چال چلن کا مالک انسان اپنے دوست کو برائی سے بچا لیتا ہے اور ایک برادر دوست اپنی بدکرداری کی وجہ سے دوسرے کو بھی تباہ کر دیتا ہے، اسی طرح اچھی کتابیں دل و دماغ اور عادات و اطوار پر اچھا اثر ڈالتی ہیں اور خراب اخلاق اور بے ہودہ کتابیں طبیعت کو برائی کی طرف مائل کرتی ہیں۔ اسی طرح بری کتابوں کا مطالعہ پڑھنے والے کی اخلاقی موت کا باعث بنتا ہے۔ مشاہیر زمانہ کی سوانح عمریاں، سفر نامے، تاریخی اور مذہبی کتب اور جدید معلومات پر لکھی ہوئی کتابوں کا مطالعہ انسان اور خصوصاً طالب علم کے لیے بہت مفید ہے۔ اخلاقی کتابوں کے مطالعے سے اخلاق بلند ہوتا ہے۔

(LHR. GI, MLN. GI, 2014) (LHR. GII, 2015)

سوالات:

- (i) کتابوں کے انتخاب میں کس چیز کی ضرورت ہے؟
- (ii) برادر دوست کیا نقصان پہنچاتا ہے؟
- (iii) خراب کتابیں پڑھنے سے کیا نقصان ہوتا ہے؟
- (iv) طالب علم کے لیے کون سی کتابیں مفید ہیں؟
- (v) اس عبارت کا عنوان لکھیے۔

پہر نمبر 5

معروضی طرز

سوال 1: کثیر الانتخابی سوالات:

- 1- مولوی عبدالحق 2- ڈیڑ 3- مولوی عبدالحق
- 4- کوئی اولاد نہ تھی 5- اپنی اولاد 6- کاشکار
- 7- سورج 8- جمیل الدین عالی 9- فراق
- 10- ایک مدت سے 11- خطاب 12- اسم آلہ
- 13- اسم جامہ 14- مرکب عددی 15- عطر

انشائی طرز (حصہ اول)

سوال 2: درج ذیل نظم و غزل کے اشعار کی مختصر تشریح کیجیے (تین اشعار حصہ نظم سے

اور دو اشعار حصہ غزل سے):

(حصہ ۱ نظم)

(i) جمیل گئے دکھ جھیلنے والے، اب ہے کام ہمارا

ایک رہیں گے، ایک رہے گا، ایک ہے نام ہمارا

تشریح: اس شعر میں شاعر ان لوگوں کی عظمتوں کو بیان کر رہا ہے جن لوگوں نے خود مصیبتیں اٹھائیں اور دکھ جھیلے مگر ہمیں یہ آزاد وطن پاکستان دیا جس میں ہم آزادی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ پاکستان کو حاصل کرنا کسی خواب سے کم نہیں تھا۔ اس کے لیے ہمارے بزرگوں نے بہت جدوجہد کی ہے۔ ماؤں نے اپنے بیٹوں کو قربان کیا۔ عورتوں نے اپنے سہاگ مٹائے۔ بہنوں نے اپنے بھائیوں کو کھودیا۔ ہندوستان سے ہجرت کر کے پاکستان آنے والے لوگوں کو طرح طرح کے مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ محسن بھوپالی تحریک پاکستان کی جدوجہد کو اس طرح بیان کرتے ہیں:

ملی نہیں ہے ہمیں ارض پاک تجھے میں

جو لاکھوں دھپ تجھے ہیں تو یہ چراغ جلا

شاعر کہتا ہے کہ ان لوگوں نے تو جتنے دکھ جھیلے تھے، جمیل گئے لیکن اب ہماری باری ہے۔ ہمارا یہ فرض بنتا ہے کہ ہم اس کی حفاظت کریں۔ اس کی شان و شوکت پر آجی نہ آنے دیں۔ اپنے وطن کی خوشحالی کے لیے دن رات محنت کریں۔ مل جل کر، محبت اور امن سے رہیں۔ پاکستان ہمیشہ تاقیامت قائم و دائم رہے۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کو ہمیشہ سلامت اور آباد رکھے۔ (آمین) بقول شاعر:

ہم نے اپنا خون جلا کر اُس کا روپ اُجالا ہے

تجھے چاند اور تارے کوئے تب یہ سورج ڈھالا ہے

(ii) سب محنت کش گئے اور اب ہر اک پیغام

اس پیغام کو سمجھو یہ ہے قدرت کا انعام

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ پاکستان ہمیں لاکھوں قربانیوں کے بعد حاصل ہوا ہے۔ یہ وطن محنت کشوں کا وطن ہے۔ یعنی یہ محنت کرنے والوں کا دیس ہے۔ یہ وطن ہم نے بہت زیادہ محنت اور جدوجہد کے بعد حاصل کیا ہے سب محنت کرنے والے آپس میں ملے ہیں تو ایک پیغام سامنے آیا ہے۔ یہ پیغام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے لیے ایک نعمت ہے اور اس نعمت کا نام پاکستان ہے۔ پاکستان میں رہنے والے تمام لوگ آپس میں بھائی بھائی ہیں خواہ وہ کسی بھی نسل سے تعلق رکھتے ہوں یا ملک کے کسی بھی گوشے میں رہتے ہوں۔ سب مل جل کر محبت اور اتفاق سے رہتے ہیں۔ پاکستان ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کا انعام ہے۔ ہمیں اس انعام کی قدر کرنی چاہیے۔ اس کی نربلندی کے لیے خوب محنت کرنی چاہیے۔ تاکہ پوری دنیا میں ہمارے ملک کا نام روشن ہو۔ اللہ ہمارے ملک کو سدا آباد رکھے۔ بقول شاعر:

سوئی دھرتی اللہ رکھے قدم قدم آباد تجھے

جب تک ہے یہ دنیا باقی ہم دیکھیں آزاد تجھے

(iii) چمڑے ہوؤں کو بکھرے ہوؤں کو اک مرکز پر لایا

کتنے ستاروں کے تھرمت میں سورج بن کر آیا

تشریح: اس شعر میں شاعر کہتے ہیں کہ پاکستان بننے سے پہلے مسلمان پریشان حال تھے۔ وہ انگریزوں کے غلام تھے۔ ہندو بھی مسلمانوں کے ساتھ ناروا سلوک برتتے تھے۔ مسلمانوں پر ملازمتوں کے دروازے بند تھے۔ ان کی جائیدادوں پر قبضہ کر لیا گیا تھا۔ سکولوں میں اسلام کے خلاف تعلیم دی جاتی تھی۔ ایسے میں مسلمانوں کو ایک راہنما کی ضرورت تھی۔ قائد اعظم محمد علی جناح نے تمام مسلمانوں کو ایک مرکز پر اکٹھا کیا اور پاکستان حاصل کرنے کے لیے جدوجہد شروع کی۔ یہ پاکستان ہی تھا جس نے چمڑے ہوؤں کو ایک جگہ جمع کیا۔ پاکستان کی بنیاد رکھنے پر ہے۔ تمام مسلمان اسی کلمے کی وجہ سے متحد ہوئے اور آخر کار قائد اعظم کی راہنمائی میں اپنا الگ وطن پاکستان

حاصل کر لیا۔ پاکستان ایک سورج کی مانند ہے جس کی کرنیں چاروں طرف پھیلی ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کو ہمیشہ قائم و دائم رکھے۔ بقول شاعر:

سجھی اپنی خوشیاں اور غم ایک ہیں

اس پرچم کے سائے تلے ہم ایک ہیں

من چمچی جب پکھ ہلائے کیا کیا ٹھکرائے

(iv) سننے والے سنیں تو ان میں ایک ہی وطن لہرائے

تشریح: جمیل الدین عالی ایک قادر الکلام شاعر ہیں۔ ان کے تراشوں کو خصوصی شہرت ملی ہے۔ زیر تشریح شعر میں فرماتے ہیں کہ ہم اپنے وطن کی عظمت کے گیت گاتے ہیں۔ جب بھی ہمارے دل سے کوئی نغمہ نکلتا ہے تو وہ اپنے وطن کے لیے ہوتا ہے۔ سننے والے جب بھی ہمارے منہ سے کچھ نہیں تو وہ پاکستان سے ہی متعلق ہوتا ہے۔ ہمارے ہونٹوں پر جب بھی کسی کا ذکر آئے تو اسے وطن وہ تیرے لیے ہی ہوتا ہے۔ ہم اپنے وطن کے لیے ہیں اور وطن ہمارے لیے ہے۔ سننے والے جب سنیں تو انہیں ایک ہی لفظ سنائی دے اور وہ لفظ ہے پاکستان۔ ہمارا پیارا وطن پاکستان ہمیشہ قائم رہے۔ بقول شاعر:

پرچم کشائے مہر و وفا ہے میرا وطن

انسانیت کے دل کی صدا ہے میرا وطن

(v) ایک مذمت سے تری یاد بھی آئی نہ ہمیں

اور ہم بھول گئے ہوں تجھے، ایسا بھی نہیں

تشریح: اس شعر میں شاعر اپنے محبوب سے مخاطب ہوتے ہوئے کہتا ہے کہ ایک عرصے سے ہمیں تیری یاد بھی نہیں آئی اور ایسا بھی نہیں ہے کہ ہم تمہیں بھول گئے ہوں۔ فرات کا یہ شعر انسانی نفسیات کی حقیقت کو کھول کر بیان کر رہا ہے کہ فکر دنیا میں پھنس کر انسان عشق و عاشقی کے قصے فراموش کرنے لگتا ہے۔ روزگار کی تلاش انسان کو کئی فکرات میں جکڑ کر دیتی ہے اور انسان وقتی طور پر عشق کے معاملات بھلا دیتا ہے۔ بقول غالب:

فکر دنیا میں سر کھپاتا ہوں

میں کہاں کہاں اور یہ وہاں کہاں،

لیکن زمانے کی خفتیاں اور فکر دنیا محبوب کی یادیں محو کر سکتیں ہیں فراموش ہرگز نہیں کر سکتیں۔ ذرا بھی فرصت کے لحاظ ملیں تو محبوب یاد آنے لگتا ہے۔

(vi) آج غفلت بھی ان آنکھوں میں ہے پہلے سے سوا

آج ہی خاطر پیار ٹھکرا بھی نہیں

تشریح: اس شعر میں شاعر محبوب کی بے رخی کو بیان کر رہا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ آج میرے محبوب کی آنکھوں میں پہلے سے زیادہ لا پرواہی یعنی بے رخی ہے۔ پہلے بھی میرا محبوب مجھے زیادہ یاد نہیں کرتا تھا مگر آج تو اس کی بے رخی پہلے سے بھی زیادہ بڑھی ہوئی ہے۔ اس وجہ سے میرا دل بھی بہت پریشان ہے۔ آج میرے دل سے صبر نہیں ہو رہا کیونکہ میرے دل کو سکون نہیں آ رہا۔ میرا دل محبوب کی بے رخی پر صبر کرنے کا عادی ہو چکا تھا، مگر آج تو محبوب نے بے رخی برتنے میں حد ہی کر دی۔ چاہیے تو یہ تھا کہ میرا دل آج بھی اس بات پر صبر کرتا مگر آج میرے دل کو قور انہیں ہے۔ آج بات ہی ایسی پریشانی والی ہے کہ میرے دل کو قور انہیں آ رہا۔ گویا عشق کی خفتیاں اور محبوب کے مظالم، عاشق کو بے حال کر دیتے ہیں۔ بقول شاعر:

دامن چھڑا کے آپ نے جانا ہی تھا اگر

نظریں اٹھا کے پیار سے دیکھا تھا کس لیے

نہیں لیتے۔ وہ بھول جاتے ہیں کہ دنیا میں ان کے علاوہ کوئی دوسرا بھی ہے۔ لیکن ایسے لوگوں کا کچھ بھروسہ بھی نہیں ہوتا کہ وہ کب لڑائی پر آمادہ ہو جائیں یعنی لڑنے کے لیے تیار ہو جائیں۔ ایسے دیوانے لوگوں کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہوتا۔ یہ بے اعتبار لوگ ہوتے ہیں اور ان کی کوئی منزل نہیں ہوتی۔

سوال 5: جوابات میں دیکھیے غلام سبقت نمبر 10

سوال 6: دیکھیے ”حصہ مضامین“ مضمون نمبر 5، 16، 34

سوال 7: درج ذیل عبارت کو غور سے پڑھیے اور آخر میں دیے گئے سوالات کے جوابات تحریر کیجیے:

انتخاب کتب ایک اہم مسئلہ ہے۔ اس کے لیے اس طرح کی احتیاط اور غور و فکر کی ضرورت ہے جس طرح کہ دوستوں کے انتخاب کے لیے جس طرح ایک اچھے اور نیک چال چلن کا مالک انسان اپنے دوست کو برائی سے بچا لیتا ہے اور ایک برا دوست اپنی بر کرداری کی وجہ سے دوسرے دوست کو بھی تباہ کر دیتا ہے، اسی طرح اچھی کتابیں دل و دماغ اور عادات و اطوار پر اچھا اثر ڈالتی ہیں اور غریب اخلاق اور بے ہودہ کتابیں طبیعت کو برائی کی طرف مائل کرتی ہیں۔ اسی طرح بری کتابوں کا مطالعہ پڑھنے والے کی اخلاقی موت کا باعث بنتا ہے۔ مشاہیر زمانہ کی سوانح عمریاں، سفر نامے، تاریخی اور مذہبی کتب اور جدید معلومات پر لکھی ہوئی کتابوں کا مطالعہ انسان اور خصوصاً طالب علم کے لیے بہت مفید ہے۔ اخلاقی کتابوں کے مطالعے سے اخلاق بلند ہوتا ہے۔

(i) کتابوں کے انتخاب میں کس چیز کی ضرورت ہے؟

جواب: جس طرح اچھے دوستوں کے انتخاب میں غور و فکر اور بہت توجہ کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح ایک اچھی کتاب کا انتخاب بھی نہایت احتیاط سے کرنا چاہیے۔

(ii) دوستوں کی نقصان پہنچاتا ہے؟

جواب: برا دوست چونکہ بری عادات کا مالک ہوتا ہے اس لیے اپنی اپنی عادات کی وجہ سے دوسرے دوست کی زندگی میں تباہی و بربادی ڈالتا ہے۔

(iii) غریب کتابیں پڑھنے سے کیا نقصان ہوتا ہے؟

جواب: انسان جو کچھ پڑھتا ہے اس کا اس کے دل و دماغ پر اثر پڑتا ہے اور بیہودہ کتابیں پڑھنے والے کو برے کاموں پر اکساتی ہیں اور اس طرح یہ مطالعہ اس کی اخلاقی موت کا سبب بنتا ہے۔

(iv) طالب علم کے لیے کون سی کتابیں مفید ہیں؟

جواب: دنیا کے مشہور لوگوں کی زندگیوں کے حالات اور ان کے کارنامے، سفر نامے، تاریخی اور مذہبی کتب اور جدید معلومات پر لکھی ہوئی کتابوں کا مطالعہ طالب علموں کے لیے بہت مفید ہے۔ اخلاق سدھارنے والی کتابوں کے مطالعے سے طالب علموں کا اخلاق بلند ہوگا۔

(v) اس مہارت کا عنوان لکھیے۔

جواب: ”انتخاب کتب“۔

بیچہ نمبر 6

معروضی طور پر

سوال 1: کثیر الانتخابی سوالات:

- 1- شباب نامہ 2- رد ویش 3- دوا رحانی بیچے
- 4- ایاصوفیہ 5- پانچ سو 6- 6
- 7- 1998ء 8- دارالفرق 9- کہیں نہیں
- 10- فراق 11- ام موصول 12- ام مکر
- 13- شفق 14- 2 15- اینتخاب

(vii) بات یہ ہے کہ سکون دل وحشی کا مقام بچہ زعمان بھی نہیں سمجھ سکتا تھا۔

تشریح: اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ انسان کو اس دنیا میں دل کا سکون میسر نہیں ہوتا۔ انسان ساری زندگی سکون کے لیے محنت اور لگن دوڑتا رہتا ہے۔ مگر اسے پھر بھی سکون کی دولت نہیں ملتی۔ شاعر کہتا ہے کہ دل ایک ایسا وحشی ہے جو تہذیب سے ناواقف ہے۔ اس کی فطرت میں بے چینی کا عنصر غالب رہتا ہے۔ یہ ہر وقت بے چین رہتا ہے۔ لیکن حاصل کرنے کے لیے ایک ہی طریقہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ سے لوگا لے۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی یاد کو اپنے دل میں بسائے رکھے۔ کیوں کہ سکون کی دولت نہ تو میلوں میں اور رفتوں میں ہے اور نہ ہی الگ تھلگ رہنے میں۔ سکون کی نعمت تو ریگستان کے پھیلاؤ میں بھی نہیں ہے، سکون تو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی یاد میں ہے۔ جب تک ہمارے دل میں اللہ تعالیٰ کی یاد رہتی ہے ہمارا دل سکون میں رہتا ہے اور جب ہمارا دل اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل ہو جاتا ہے تو ہمارا دل بے سکون ہو جاتا ہے۔ بقول شاعر:

نہ دولت سے نہ دنیا سے نہ مگر آباد کرنے سے
تسل دل کو ہوتی ہے خدا کو یاد کرنے سے

(حصہ دوم)

سوال نمبر 3: درج ذیل متن باروں کی تشریح کیجیے۔ متن کا عنوان، مصنف کا نام اور خط و کثیفہ الفاظ کے معانی بھی لکھیے۔

(الف) وہ بہت سادہ حراج، بھولا بھلا اور مسکرا کر ان کے اس کے چہرے پر
بشارت اور لبوں پر مسکراہٹ کی جاتی تھی چھوٹے بڑے ہر ایک سے جھک
مٹا غریب تھا اور تنخواہ بھی کم تھی۔ اس پر بھی اپنے غریب بھائیوں کی بھلا سے
بڑھ کر مدد کرتا رہتا تھا کام سے مشغ تھا اور آخر کام کرتے کرتے ہی اس دنیا
سے رخصت ہو گیا۔

حوالہ متن: سبق کا عنوان نام دیو مالی مصنف کا نام مولوی عبدالحق
خط و کثیفہ الفاظ کے معانی: منکسر المزاج: عاجزی والا ہشاشمت: تازگی۔
بساط: حیثیت۔ رخصت ہونا: فوت ہونا/ ملے جانا۔

تشریح: نام دیو حراج کا سیدھا سادا تھا۔ اس کے حراج میں عاجزی کی کوٹ کر
بھری تھی۔ اس کے چہرے پر ہمیشہ تازگی رہتی۔ اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رہتی۔ وہ
بر چھوٹے بڑے کی عزت کرتا ان سے عاجزی سے ملتا تھا۔ غریب ہونے کے باوجود
ضرورت مند بھائیوں کی اپنی حیثیت سے بڑھ کر مدد کرتا تھا۔ اس کی تنخواہ کم تھی لیکن
دل بہت بڑا تھا۔ اُسے اپنے کام سے بہت محبت تھی۔ پودوں کی خدمت دل و جان
سے کرتا تھا۔ یہی وجہ ہے جب وہ اسی کام میں مصروف تھا۔

(ب) باغوں میں رہتے رہتے اُسے جڑی بوٹیوں کی بھی شناخت ہو گئی تھی۔ خاص کر
بچوں کے علاج میں اُسے بڑی مہارت تھی۔ دُور دور سے لوگ اس کے پاس
بچوں کے علاج کے لیے آتے تھے وہ اپنے باغ ہی میں سے جڑی بوٹیاں لا کر
بڑی شفقت اور غور سے ان کا علاج کرتا۔ کبھی دوسرے گاؤں والے بھی
اُسے علاج کے لیے بلاتے جاتے۔ ملا تامل چلا جاتا، مفت علاج کرتا اور کبھی
کسی سے کچھ نہیں لیتا تھا۔

حوالہ متن: سبق کا عنوان نام دیو مالی مصنف کا نام مولوی عبدالحق
خط و کثیفہ الفاظ کے معانی: شفقت: محبت۔ بلا تامل: بغیر گنگاپٹ کے۔
مہارت: ماہر/ پختہ۔

تشریح: نام دیو مالی کو باغ میں رہنے اور کام کرنے کی وجہ سے جڑی بوٹیوں کی دوائی
پانے اور جڑی بوٹیوں کی تاشیر کی پختہ ہو گئی تھی۔ خاص طور پر وہ بچوں کا علاج بہت

اچھے طریقے سے کرتا تھا۔ وہ اس علاج میں ماہر تھا۔ لوگ بہت دور دراز کے علاقوں
سے اس کی پاس بچوں کے علاج کی غرض سے آتے تھے۔ وہ اپنے باغ کی جڑی
بوٹیوں سے بڑی محبت اور توجہ سے ان کا علاج کرتا کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ دوسرے
گاؤں کے لوگ اسے علاج کی غرض سے اپنے گاؤں لے جاتے۔ وہ بغیر کوئی ہمارے
بنائے نور ان کے ساتھ چلا جاتا تھا۔ وہ بالکل مفت علاج کرتا تھا، کبھی کسی سے کچھ قریا
کوئی چیز نہیں لیتا تھا۔

سوال 4: درج ذیل میں سے کوئی سے پانچ سوالات کے جوابات لکھیے:

(i) نام دیو نے پانی کی قلت کے زمانے میں جن کو کیسے شاداب رکھا؟

جواب: پانی کی قلت کے زمانے میں نام دیو مالی کھین نہ کھین سے پانی کو محفوظ رکھتا تھا۔
اس طرح اپنے پودوں کی پانی بچاتا۔ جب پانی کی قلت مزید بڑھ گئی تو اس
نے راتوں کو کبھی پانی دھوڑو کے لانا شروع کر دیا۔ اس طرح پانی کی قلت
کے زمانے میں بھی نام دیو کا چمن شاداب رہتا تھا۔

(ii) نام دیو مالی نے انعام لینے سے کیوں انکار کیا؟

جواب: نام دیو پودوں کو اپنے بچوں کی طرح پیار کرتا، ان کی خدمت کرتا۔ جب
مصنف نے انعام کی پیشکش کی تو اس نے یہ کہہ کر انعام لینے سے انکار کر دیا
کہ بچوں کے پالنے پر میں نے کوئی انعام کا مستحق نہیں ہوتا۔

(iii) لوگ بچوں کے علاج کے لیے نام دیو کے پاس کیوں آتے تھے؟

جواب: باغوں میں رہتے رہتے نام دیو کو جڑی بوٹیوں کی شناخت ہو گئی تھی۔ وہ اپنے
باغ کی جڑی بوٹیوں سے بچوں کا علاج بہت توجہ اور مہارت سے کرتا اس لیے
لوگ اس کے علاج کے لیے نام دیو کے پاس آتے تھے۔

(iv) نام دیو کی موت کا سبب کیا تھا؟

جواب: ایک دن نہ معلوم کیا بات ہوئی کہ شہر کی کھین کی کڑی ترش ہوئی۔ سب مالی
بھاگ بھاگ کر چھپ گئے۔ نام دیو کو خبر بھی نہ ہوئی کہ کیا ہو رہا ہے۔ وہ حسب
معمول تندی سے اپنے کام میں لگا رہا۔ اُسے کیا معلوم تھا کہ قنداس کے سر پر
کھیل رہی ہے۔ کھینوں کا غضب ناک تھلک اُس غریب پر ٹوٹ پڑا۔ اتنا کاٹا
اتنا کاٹا کہ دم بدم ہو گیا۔ آخر اس میں جان دے دی۔

(v) نام دیو مالی کے اوصاف میں سب سے نمایاں وصف کیا ہے؟

جواب: نام دیو مالی کے اوصاف میں سب سے نمایاں وصف اس کا کام سے چٹا لگاؤ اور
محبت کرنا ہے۔

(vi) ”لقم“ ”جیو“ سے پاکستان کا شاعر کون ہے اور یہ لقم ان کی کس کتاب سے
لی گئی ہے؟

جواب: ”لقم“ ”جیو“ سے پاکستان کے شاعر جمیل الدین عالی ہیں یہ لقم ان کی کتاب
”جیو“ سے پاکستان سے لی گئی ہے۔

(vii) ”لقم“ ”جیو“ سے پاکستان میں شاعر نے وطن پاکستان کو کس چیز سے تشبیہ
دی ہے؟

جواب: شاعر نے وطن پاکستان کو رنگ برنگے، میٹھے، روشن اور نیارے پھولوں کی
خوبصورت پھلکاری کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔

(viii) دیوانہ مشق کیوں بگائے نہیں اٹھاتے ہیں؟

جواب: شاعر کہتا ہے کہ ایسے تو مشق کے دیوانے لوگ جھگڑ نہیں کرتے مگر ایسے لوگوں
کا کچھ بھروسہ بھی نہیں ہوتا۔ جو لوگ کسی کے مشق میں دیوانے ہو جاتے ہیں،
کسی کے مشق میں پاگل ہو جاتے ہیں وہ اپنے حال میں مست ہو جاتے ہیں۔
انہیں دنیاوی کاموں کی کوئی پروا نہیں ہوتی وہ دنیا داری کے کسی کام میں حصہ